

ہم آغوشی نصیب ہونے کا مطلب ہی یہ ہے کہ محبوب کے جسم کا بال بال نگاہ آشنا بن جائے۔

۳۔ شرح : میں ایسا ساز ہوں جس میں گلوں اور شکوؤں کے راگ بھرے ہوئے ہیں۔ اے محبوب! میرے بارے میں کچھ نہ پوچھو۔ بہتر یہی ہے کہ جب لوگ جمع ہوں تو تو مجھے نہ چھیڑے۔ چھیڑے گا تو ساز بجنے لگے گا، گلوں اور شکوؤں کا ایک سیل امنڈ آئے گا۔

جس بزم میں تو ناز سے گفتار میں آوے
جہاں کالبہ صورت دیوار میں آوے
سائے کی طرح ساتھ پھریں سرو و صنوبر
تو اس قدر دلکش سے جو گلزار میں آوے
تب ناز گراں مانگی اشک بجا ہے
جب لخت جگر دیدہ خونبار میں آوے
دے مجھ کو شکایت کی اجازت کہ ستمگر
کچھ تجھ کو مرزا بھی مرے آزار میں آوے
اس چشم فنوں گر کا اگر پائے اشارہ
طوطی کی طرح آئندہ گفتار میں آوے

۱۔ لغات۔ کالبہ:

قلب، ڈھانچا۔

صورت دیوار:

دیوار پر بنی ہوئی تصویر۔

شرح: اے محبوب!

تو جس محفل میں ناز و ادا

سے بولنے لگے، وہاں

تیری جاں بخشیوں کے

اعجاز سے ان تصویروں

کے قالب میں جان پڑ

جائے، جو دیوار پر بنی

ہوئی ہوں۔

یہاں گفتگو محبوب کی

جاں بخشی کا اظہار مقصود